تجلیات غوثیہ

مؤلف : پروفیسر ڈاکٹر محمد اختر چیمہ
ناشر : بزم غلامان غوث اعظمؒ (رجسٹرڈ) ۔ فیصل آباد
صفحات : ۱۴۱
طباعت : گوارا
قیمت : درج نہیں

چھٹی صدی ہجری کے بلند پایہ عالم اور معروف صوفی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (م ۵۶۱ ھ) ، ان ممتاز افراد میں سے ھیں جن کی سوانح حیات ، خدمات اور تعلیمات پرکثرت سے لکھا گیا ہے۔ لکھنے والوں کی بڑی تعداد نے اُن کے افکار و تعلیمات کی جگہ خوارق و کرامات پر زور دیا ہے۔ زیر نظر مقالہ بھی خوارق و کرامات کے ذکر سے خالی نہیں ۔ مقالہ واضح طور پر دو حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصے میں احوال و مقامات اور حضرت جیلانیؒ کے صفاتی ناموں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ دوسرا حصہ اُن کی دینی اور اصلاحی خدمات کا احاطہ کرتا ہے۔ دوسرے حصے میں بالخصوص ذیلی عنوان , خطبات و تعلیمات غوثیہ ، کے تحت جو کچھ لکھا گیا ہے۔ تبصرہ نگار کی نظر میں وہ پورے مقالے کی جان ہے ۔

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

خوارق و کرامات کتنے ھی تواتر سے کیوں نہ بیان کیے گئے ہوں، ان میں عام قاری کے لیے کوئی قابل عمل پہلو نہیں ھوتا نیز تاریخ و وتحقیق کی میزان میں بہت سے دعوے بے حقیقت ثابت ھوتے ھیں ۔ صوفیاء کی سوانح حیات لکھتے ہوئے اُن کی سیرت کے وہ پہلو اجاگر کرنے کی زیادہ ضرورت ہے جو خلق خدا کی اصلاح کا باعث بنے اور آج بھی دینی ذوق پیدا کرنے میں معاون ھیں ۔ جناب ڈاکٹر محمد اختر چیمہ حضرت جیلانیؒ کے اخلاق و عادات کے بیان میں بتاتے ھیں کہ وہ معاشرے کے نچلے طبقے سے ملنے جلنے میں عار محسوس نہ کرتے تھے، غریبوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے، ان کی برائیوں سے بالعموم درگزر فرماتے اور ان کی بدخوئی تک کو برداشت کرتے تھے ۔ اس کے برعکس امراء عصر سے چنداں قربت نہ تھی ۔ حق گوئی اور بے‌باکی میں اُنھیں خلیفۂ وقت کا جاہ و جلال متأثر نہ کر سکتا تھا ۔ اخلاق و کردار کے یہ اور ایسے ھی دوسرے پہلو ھیں جو تجلیات غوثیہ کے قاری کو اپنے طرز حیات کو درست کرنے میں مدد دے سکتے ھیں ۔

جناب چیمہ نے اس بے‌اصل روایت پر گرفت کی ہے کہ حضرت جیلانیؒ کے ایک فرزند شیخ عبدالوھاب جیلانی حیدر آباد (سندھ) میں مدفون ھیں ، مگر یہ بیان بغیر کسی تنقیح کے درج کر دیا ہے کہ حضرت جیلانیؒ اشاعتِ اسلام کے سلسلے میں مراکش ، الجزائر ، مصر، جزائر بحر ھند اور انڈونیشیا تک , بذات خود ، تشریف لے گئے تھے ۔ (صفحہ ۹۲)

مقالہ محنت سے لکھا گیا ہے اور مؤلف نے ۷۵ کتب و جرائد کی تفصیل فہرست ماخذ کے تحت دی ہے ۔ اِس فہرست میں جہاں اھم اور بنیادی مآخذوں کا ذکر ہے وھیں معمولی درجے کے اخباری

اس کتابچے میں مرتب کے پیش لفظ کے ساتھ جناب سیّد نور محمد قادری کا مضمون , انجمن نعمانیہ لاہور کا تاریخی مطالعہ ، قمر یزدانی کی ایک نظم اور دارالعلوم نعمانیہ کے قدیم ذخیرۂ کتب کی فہرست شامل کی گئی ہے۔ کتابچے کا بڑا حصہ (ص ۳۵ ۔ ۱۲۰) فہرست پر مشتمل ہے اور حقیقتاً فہرست کی اشاعت هی بنیادی مقصد ہے۔ جناب مرتّب نے بتایا ہے که اس فہرست میں اُس ذخیرۂ کتب کا احاطه کیا گیا ہے جو ۱۹۱۱ء تک جمع هوا تها۔ اس کے بعد جن کتب کا اضافه هوا ان کی الگ فہرست شائع کی جائے گی۔

جناب سیّد نور محمد قادری کے مضمون سے انجمن نعمانیه کے بارے میں معلومات میں اضافه هوتا ہے تاهم انجمن اور اِس کی خدمات اس بات کی متقاضی هیں که ایک جامع مقاله لکھا جائے۔ زیر نظر کتابچے کی صورت میں ذخائر کتب کے تعارف کی جو کوشش کی گئی ہے اس کی جس قدر تعریف کی جائے ، کم ہے مگر نہایت افسوس سے لکھنا پڑتا ہے که فہرست تیار کرتے هوئے کسی سلیقے سے کام نہیں لیا گیا۔ نه تو مضامین کی تقسیم زیادہ خوش کن ہے اور نه کتابوں کے بارے میں دی گئی معلومات هی جامع هیں۔ اس پر مستزاد کتابوں اور مؤلفین کے ناموں میں فاش غلطیاں هیں۔ اِن غلطیوں کی موجودگی میں اِس بات کا اطمینان بهی مشکل ہے که کتابوں کے سالهائے اشاعت بهی توجه سے لکھے اور کتابت کیے گئے هوں گے۔

جناب مرتّب نے اپنے پیش لفظ میں لکھا ہے که وہ انجمن اور دارالعلوم کی خدمات پر جامع مقالات و کتب کی اشاعت کا اراده رکھتے هیں ۔اسی طرح فہرست کتب کا دوسرا حصه بهی چھاپیں گے۔ اگر آئنده دوسرے حصے کے ساتھ موجوده پہلے حصے کو غلطیوں سے پاک کر کے چھاپ دیں تو بہتر رهے گا۔

امید ہے کہ دوسرے دینی مدارس بھی اپنے اپنے نادر ذخائر کتب کی فہرستیں شائع کر کرے علمی و دینی خدمت انجام دیں گے ۔ زیر نظر کتابچہ اپنی جزوی خامیوں کے باوجود قابل قدر ہے اور دینی موضوعات پر مطالعہ و تحقیق کرنے والوں کے لئے تو بہت ھی مفید راھنما ثابت ھو گا ۔ (اختر راھی)

●●●